# صحیح بخاری

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

قال
قال
رسول
اللہ ﷺ
انما
الاعمال
بالنیات

مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

# صحیح بخاری

## جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

| | | |
|---|---|---|
| نام کتاب | : | صحیح بخاری شریف |
| مترجم | : | حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ |
| ناشر | : | مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند |
| سن اشاعت | : | ۲۰۰۴ء |
| تعداد اشاعت | : | ۱۰۰۰ |
| قیمت | : | |

## ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی ۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام، ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربر شاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور ۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

أَبِي بَكْرٍ مَا أَنْتُمْ إِلاَّ بَرَكَةٌ لَهُمْ.
[راجع: ٣٣٤]

ہوا اللہ نے اس کی وجہ سے تیمم کی آیت نازل فرمادی جو قیامت تک مسلمانوں کے لیے آسانی اور برکت ہے۔ علی ھذا القیاس۔

٤- باب قَوْلِهِ : ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ﴾

**باب آیت ﴿ فاذهب انت وربک فقاتلا ﴾ الخ کی تفسیر**

یعنی "سو آپ خود اور آپ کا رب جہاد کرنے چلے جاؤ اور آپ دونوں ہی لڑو بھڑو۔ ہم تو اس جگہ بیٹھے رہیں گے۔"

یہ یہودیوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اس وقت کہا تھا' جب حضرت موسیٰؑ نے ان کو ارض موعود میں دشمنوں سے لڑنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے جواب میں یہ کہا جو آیات میں مذکور ہے۔ تورات میں ہے کہ بنی اسرائیل جنگ کی دہشت سے اس قدر بے طاقت ہو گئے تھے کہ وہ رو کر کہنے لگے یا خدا! تو نے ہم کو مصر کی سرزمین سے کیوں نکالا تھا۔ اس پر حکم ہوا کہ یہ لوگ چالیس سال تک جزیرہ نما سینا ہی کے صحرا میں پڑے رہیں گے۔

٤٦٠٩- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْمِقْدَادِ ح وَحَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا الأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ الْمِقْدَادُ يَوْمَ بَدْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لاَ نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلاَ إِنَّا هَهُنَا قَاعِدُونَ وَلَكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ فَكَأَنَّهُ سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقٍ، أَنَّ الْمِقْدَادَ قَالَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
[راجع: ٣٩٥٢]

(۴۶۰۹) ہم سے ابونعیم نے بیان کیا' کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا' ان سے مخارق نے' ان سے طارق بن شہاب نے اور انہوں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے قریب موجود تھا (دوسری سند) اور مجھ سے حمدان بن عمر نے بیان کیا' کہا ہم سے ابوالنضر (ہاشم بن قاسم) نے بیان کیا' کہا ہم سے عبیداللہ بن عبدالرحمن اشجعی نے بیان کیا' ان سے سفیان ثوری نے' ان سے مخارق بن عبداللہ نے' ان سے طارق بن شہاب نے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ بدر کے موقع پر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے کہا تھا' یا رسول اللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی کہ "آپ خود اور آپ کے خدا چلے جائیں اور آپ دونوں لڑ بھڑ لیں۔ ہم تو یہاں سے ٹلنے کے نہیں۔" نہیں آپ چلئے' ہم آپ کے ساتھ جان دینے کو حاضر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی اس بات سے خوشی ہوئی۔ اس حدیث کو وکیع نے بھی سفیان ثوری سے' انہوں نے مخارق سے' انہوں نے طارق سے روایت کیا ہے کہ مقداد رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا (جو اوپر بیان ہوا)

٥- باب قوله ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي

**باب آیت ﴿ انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ﴾**

الخ کی تفسیر یعنی "جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرتے

الأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا - إِلَى قَوْلِهِ - أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الأَرْضِ﴾. الْمُحَارِبَةُ لله : الْكُفْرُ بِهِ.

ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کر دیئے جائیں یا سولی دیئے جائیں۔ آخر آیت "او ینفوا من الارض" تک" یعنی یا وہ جلا وطن کر دیئے جائیں۔ یحاربون اللہ ورسولہ سے کفر کرنا مراد ہے۔

**تشریح** یہ آیت کریمہ ان ڈاکوؤں کے بارے میں اتری تھی جو فریب سے مسلمان ہو گئے تھے اور جلندر کے مریض تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو علاج کے لیے صدقے کے اونٹوں میں بھیج دیا تاکہ وہاں کشادگی سے اونٹوں کا دودھ وغیرہ پیویں۔ چنانچہ وہ تندرست ہو گئے اور غداری کر کے اسلامی چرواہے کو بچھاڑ کر قتل کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں ببول کے کانٹے گاڑ دیئے آخر گرفتار ہوئے اور ان سے قصاص کے بارے میں یہ احکام نازل ہوئے۔

٤٦١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَلْمَانُ أَبُو رَجَاءٍ مَوْلَى أَبِي قِلاَبَةَ، عَنْ أَبِي قِلاَبَةَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَذَكَرُوا وَذَكَرُوا فَقَالُوا: وَقَالُوا قَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ. فَالْتَفَتَ إِلَى أَبِي قِلاَبَةَ وَهُوَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ : مَا تَقُولُ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ زَيْدٍ - أَوْ قَالَ مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلاَبَةَ-؟ قُلْتُ: مَا عَلِمْتُ نَفْسًا حَلَّ قَتْلُهَا فِي الإِسْلاَمِ إِلاَّ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ، أَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ، أَوْ حَارَبَ اللهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ بِكَذَا وَكَذَا، قُلْتُ إِيَّايَ حَدَّثَ أَنَسٌ قَالَ: قَدِمَ قَوْمٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمُوهُ فَقَالُوا: قَدِ اسْتَوْخَمْنَا هَذِهِ الأَرْضَ فَقَالَ: ((هَذِهِ نَعَمٌ، لَنَا تَخْرُجُ فَاخْرُجُوا فِيهَا فَاشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا)) فَخَرَجُوا

(۴۶۱۰) ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا' کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا' کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے سلمان ابو رجاء' ابو قلابہ کے غلام نے بیان کیا اور ان سے ابو قلابہ نے کہ وہ (امیرالمؤمنین) عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ خلیفہ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے (مجلس میں قسامت کا ذکر آ گیا) لوگوں نے کہا کہ قسامت میں قصاص لازم ہو گا۔ آپ سے پہلے خلفاء راشدین نے بھی اس میں قصاص لیا ہے۔ پھر عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ابو قلابہ کی طرف متوجہ ہوئے وہ پیچھے بیٹھے ہوئے تھے اور پوچھا' عبداللہ بن زید تمہاری کیا رائے ہے' یا یوں کہا کہ ابو قلابہ! آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے تو کوئی ایسی صورت معلوم نہیں ہے کہ اسلام میں کسی شخص کا قتل جائز ہو' سوا اس کے کہ کسی نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو' یا ناحق کسی کو قتل کیا ہو' یا اللہ اور اس کے رسول سے لڑا ہو۔ (مرتد ہو گیا ہو) اس پر عنبسہ نے کہا کہ ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے اس طرح حدیث بیان کی تھی۔ ابو قلابہ بولے کہ مجھ سے بھی انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ بیان کیا کہ کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام پر بیعت کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ سے کہا کہ ہمیں اس شہر مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی۔ آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ہمارے یہ اونٹ چرنے جا رہے ہیں تم بھی ان کے ساتھ چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (کیونکہ

فِيهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا وَاسْتَصَحُّوا وَمَالُوا عَلَى الرَّاعِي فَقَتَلُوهُ، وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ فَمَا يُسْتَبْطَأُ مِنْ هَؤُلَاءِ قَتَلُوا النَّفْسَ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ، وَخَوَّفُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((سُبْحَانَ اللهِ)) فَقُلْتُ: تَتَّهِمُنِي قَالَ: حَدَّثَنَا بِهَذَا أَنَسٌ قَالَ: وَقَالَ يَا أَهْلَ كَذَا إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا بِخَيْرٍ مَا أُبْقِيَ هَذَا فِيكُمْ وَمِثْلُ هَذَا.

[راجع: ۲۳۳]

ان کے مرض کا یہی علاج تھا) چنانچہ وہ لوگ ان اونٹوں کے ساتھ چلے گئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا۔ جس سے انہیں صحت حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد انہوں نے (حضور ﷺ کے چرواہے) کو پکڑ کے قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگے۔ اب ایسے لوگوں سے بدلہ لینے میں کیا تامل ہو سکتا تھا۔ انہوں نے ایک شخص کو قتل کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑے اور حضور ﷺ کو خوفزدہ کرنا چاہا۔ عنبسہ نے اس پر کہا' سبحان اللہ! میں نے کہا' کیا تم مجھے جھٹلانا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ (نہیں) یہی حدیث انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بھی بیان کی تھی۔ میں نے اس پر تعجب کیا کہ تم کو حدیث خوب یاد رہتی ہے۔ ابو قلابہ نے بیان کیا کہ عنبسہ نے کہا' اے شام والو! جب تک تمہارے یہاں ابو قلابہ یا ان جیسے عالم موجود رہیں گے' تم ہمیشہ اچھے رہو گے۔

**تشریح** دوسری روایت میں یوں ہے کہ ابو قلابہ نے کہا امیرالمؤمنین آپ کے پاس اتنی بڑی فوج کے سردار اور عرب کے اشراف لوگ ہیں۔ بھلا اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک ایسے شادی شدہ مرد پر گواہی دیں جو دمشق کے قلعہ میں ہو کہ اس نے زنا کیا ہے مگر ان لوگوں نے آنکھ سے نہ دیکھا ہو تو کیا آپ اس کو سنگسار کریں گے؟ انہوں نے کہا نہیں میں نے کہا اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک شخص پر جو حمص میں ہو' انہوں نے اس کو نہ دیکھا ہو یہ گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا آپ اس کا ہاتھ کٹوا دیں گے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ مطلب ابو قلابہ کا یہ تھا کہ قسامت میں قصاص نہیں لیا جائے گا بلکہ دیت دلائی جائے گی' کسی نامعلوم قتل پر اس محلّہ کے پچاس آدمی حلف اٹھائیں کہ وہ اس سے بری ہیں اسے قسامت کہتے ہیں۔

## ٦- باب قَوْلِهِ : ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾

## باب آیت ﴿ والجروح قصاص ﴾ کی تفسیر

"یعنی اور زخموں میں قصاص ہے۔"

٤٦١١- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَطَلَبَ الْقَوْمُ الْقِصَاصَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقِصَاصِ. فَقَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: لَا وَاللهِ لَا تُكْسَرُ سِنُّهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ

(۴۶۱۱) مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا' انہوں نے کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری نے خبر دی' انہیں حمید طویل نے اور ان سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ربیع نے جو انس رضی اللہ عنہ کی پھوپھی تھیں' انصار کی ایک لڑکی کے آگے کے دانت توڑ دیئے۔ لڑکی والوں نے قصاص چاہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی قصاص کا حکم دیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں اللہ کی قسم! ان کا دانت نہ توڑا جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے